السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے ،جبکہ جس کے ہاتھ پر بیعت کی جارہی ہووہ خلیفہ نہ ہو۔ جولوگ بیعت کرتے ہیں وہ حضرت عمر کا قول پیش کرتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صرف مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی بیعت کرنا جائز ہے ،اہل حل وعقد علماء ،فضلاء اور ذمہ داران حکومت اس کی بیعت کریں گے ۔ جس سے اس کی ولایت ثابت ہو جائیگی۔ عامۃ الناس کےلئے اس کی بیعت کرنا ضروری نہیں ہے ۔ ان پر صرف اتنا لازم ہے کہ وہ اطاعت الہی میں اس کی فرمانبرداری کریں ۔

امام مازری فرماتے ہیں :

’’ يَكْفِي فِي بَيْعَةِ الإِمَامِ أَنْ يَقَع مِنْ أَهْل الْحَلّ وَالْعَقْد وَلا يَجِب الاسْتِيعَاب ,وَلا يَلْزَم كُلّ أَحَد أَنْ يَحْضُر عِنْده وَيَضَع يَده فِي يَده ,بَلْ يَكْفِي اِلْتِزَام طَاعَته وَالانْقِيَاد لَهُ بِأَنْ لا يُخَالِفهُ وَلا يَشُقّ الْعَصَا عَلَيْهِ انتهى ‘‘ (نقلاً من فتح الباري)

امام کی بیعت میں اہل حل وعقد کی بیعت ہی کافی ہے ۔ بیعت بالاستیعاب واجب نہیں ہے ۔ ہر شخص پر ضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضر ہواس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے ۔ بلکہ اس پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے ،اور اس کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے ۔

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں :

’’ أَمَّا الْبَيْعَة : فَقَدْ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاء عَلَى أَنَّهُ لا يُشْتَرَط لِصِحَّتِهَا مُبَايَعَة كُلّ النَّاس ,وَلا كُلّ أَهْل الْحَلّ وَالْعَقْد ,وَإِنَّمَا يُشْتَرَط مُبَايَعَة مَنْ تَيَسَّرَ إِجْمَاعهمْ مِنْ الْعُلَمَاء وَالرُّؤَسَاء وَوُجُوه النَّاس , . . . وَلا يَجِب عَلَى كُلّ وَاحِد أَنْ يَأْتِيَ إِلَى الأَمَام فَيَضَع يَده فِي يَده وَيُبَايِعهُ ,وَإِنَّمَا يَلْزَمهُ الانْقِيَاد لَهُ ,وَأَلا يُظْهِر خِلافًا ,وَلا يَشُقّ الْعَصَا انتهى ‘‘

اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بیعت کی صحت کےلئے تمام لوگوں یا تمام اہل حل وعقد کا بیعت کرنا شرط نہیں ہے ۔ اس میں صرف اتنی شرط ہے کہ جو علماء سردار اور ذمہ داران آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہوں وہ بیعت پر اجماع کرلیں تو بیعت واقع ہو جائے گی۔ ہر شخص پر ضروری نہیں ہے کہ وہ امام کے پاس حاضر ہواس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے ۔ بلکہ اس پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے ،اور اس کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائے ۔

اور بیعت کے حوالے وارد تمام احادیث سے امام کی بیعت مراد ہے ۔ دیگر افراد یا جماعتوں کی بیعت مراد نہیں ہے ۔ شیخ صالح الفوزان ایسی بیعتوں کے بارے میں فرماتے ہیں :

"البیعة لا تکون إلا لولی أمر المسلمین ، وهذه البیعات المتعددة مبتدعة، وهی من إفرازات الاختلاف ، والواجب علی المسلمین الذین هم فی بلد واحد وفی مملکة واحدة أن تکون بیعتهم واحدة لإمام واحد ، ولا یجوز المبایعات المتعددة [المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزان 1/367]

صرف مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی بیعت کرنا جائز ہے ،اور یہ متعدد بیعتیں بدعت ہیں ،اور اختلافات کا ذریعہ ہیں ۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایک ملک میں صرف ایک ہی امام کی بیعت کریں (اگر واقعی کوئی امام موجود ہو)اور متعدد بیعتیں کرنا جائز نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1](#)